13633 - ضرورت كى بنا پر جسم كے كچھ حصہ كى تصوير بنانے كا جواز

سوال

تصوير كا حكم كيا ہے ؟

اور كيا كيمره كى فوٹو اور مجسمہ سازى ميں فرق ہے، اور كيا انسان كے پورے جسم كى تصوير يا جسم كے كسى حصہ مثلا چہره يا سينہ وغيره كى تصوير ميں فرق ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

يہ كسى پر مخفى نہيں كہ تصوير اور فوٹو جاہلت كے قابل مذمت اعمال ميں شامل ہوتا ہے، جس كى شريعت اسلاميہ نے مخالفت كى ہے، اولا صريح احاديث ميں تواتر كے ساتھ اس كى ممانعت آئى ہے، اور ايسا كرنے والے پر لعنت كى گئى ہے، اور اسے جہنم ميں شديد قسم كے عذاب كى وعيد سنائى گئى ہے، جيسا كہ ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما كى درج ذيل حديث ميں ہے:

" ہر مصور كے ليے جہنم ميں ہر تصوير كے بدلے ايك جان اور نفس بنايا جائيگا جس سے اسے جہنم ميں عذاب ديا جائيگا "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے روايت كيا ہے.

اور سارى ذى روح مخلوق كو شامل ہے، جس ميں آدمى وغيره سب شامل ہوتے ہيں، اور مجسده اور غير مجسده يعنى جسم اور غير جسم والى تصوير ميں كوئى فرق نہيں، چاہيے وه كسى آلہ كے ساتھ اتارى گئى ہو يا پھر رنگ اور نقش و نگار وغيره كے ساتھ بنائى گئى ہو يہ سب احاديث كے عموم ميں شامل ہے.

اور جس كسى كا گمان يہ ہے كہ كيمره سے بنائى گئى فوٹو ممانعت كے عموم ميں شامل نہيں، بلكہ ممانعت جسم والى يعمى مجسمہ يا پھر جس كا سايہ ہو اس كے ساتھ مخصوص ہے، تو اس كا يہ گمان باطل ہے، كيونكہ اس سلسلہ ميں احاديث عام ہيں، اور تصوير ميں فرق نہيں كيا گيا.

اور پھر علماء كرام نے صراحت كے ساتھ بيان كيا ہے كہ كيمره وغيره كے ساتھ بنائى گئى تصوير كو بھى ممانعت عام ہے، مثلا امام نووى اور حافظ ابن حجر وغيره نے اس كى صراحت كى ہے.

اور عائشہ رضی اللہ تعالی کے پردے کے قصہ والی حدیث اس سلسلہ میں بالکل صریح ہے، اور اس حدیث سے وجہ الدلالت یہ ہے کہ: اس پردہ میں جو تصاویر تھیں وہ مجسمہ نہیں تھیں، بلکہ وہ تو کپڑے میں صرف نقوش تھے، لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اللہ تعالی کی مخلوق پیدا کرنے کے مقابلہ کرنےمیں شمار کیا.

لیکن اگر تصویر پوری نہ ہو، مثلا چہرے اور سر کی تصویر یا سینہ وغیرہ کی تصویر، اور تصویر سے وہ چیز زائل کر دی گئی ہے جس کے ساتھ زندگی باقی نہیں رہتی، تو اکثر فقہاء کی کلام کے مطابق اس کی اجازت ہے، اور خاص کر جب اس طرح کی تصویر کی اجازت ہو، یعنی جسم کے بعض حصہ کی تصویر.

بہر حال بندے کو اللہ تعالی کا ہر حال میں حسب استطاعت اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرنا چاہیے، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کردہ امور سے اجتناب کرتے رہنا چاہیے.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

(اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا) الطلاق (2 ـ 3). .